انتخاب

عبدالقادر مغربی اور ان کا اصلاحی نظریہ

جناب سید احتشام احمد صاحب ندوی ایم ، اے ، بی ٹی ، ایچ (علیگ)

عبدالقادر مغربی انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے نصف اول میں ایک عظیم اصلاحی شخصیت کی حیثیت سے متعارف رہے ہیں، جنہوں نے امت اسلامیہ کی خدمت میں اپنی زندگی گذاری اور سید جمال الدین افغانی کے پیغام کی تکمیل کرتے ہوئے شیخ محمد عبدہ کی طرح اصلاح میں سرگرم رہے ' انہوں نے ایک ذہنی انقلاب پیدا کرنے میں بڑی مدد دی ہے ۔ مصلحین کی یہ جماعت جس میں سید جمال الدین افغانی کی قیادت تھی اور جس میں محمد عبدہ' امیر شکیب اور عبدالرحمن الکواکبی شامل تھے، اسی طائفہ میں عبدالقادر مغربی کا بھی شمار ہے، جنہوں نے ایک طرف اصلاحی اور اجتماعی کام انجام دینے اور دوسری طرف علم و ادب کی خدمت کی ۔

عبدالقادر مغربی کا زمانہ ایک اضطراب کا زمانہ تھا جبکہ ترکی حکومت دم توڑ رہی تھی اور " مرد بیمار " میں کوئی تاب نہ رہی تھی، عرب عثمانیوں کے خلاف بغاوت پر آمادہ تھے اور اہل مغرب نے ان کو سمجھا دیا تھا کہ وہ ترکوں کے تحت غلامی کی زندگی بسر کر رہے ہیں ۔ مصر، شام ، عراق اور سعودی عرب ہر جگہ تحریکیں چل رہی تھیں، اور اندر اندر ترکوں کے خلاف انقلاب کا سواد پک رہا تھا ۔ اقتصادی حالت بھی ان ممالک کی بڑی خراب

تھی، تعلیم بھی کچھ نہ تھی' غرضیکہ جس وقت شیخ عبدالقادر مغربی لاذقیہ میں سنہ ۱۸۶۷ء میں پیدا ہوئے اور پڑھ لکھ کر شعور کی آنکھیں کھولیں تو انہیں یہ حالت نظر آئی' ان کے والد بہت پڑھے لکھے آدمی تھے اور دمشق میں قاضی تھے ۔ اس طرح ان کی تربیت دینی طور پر ہوئی ۔

بچپن ھی سے انہیں علم دین اور ادب سے دلچسپی تھی، انہوں نے زیادہ تر کتابیں اپنے والد سے پڑھیں اور علم دین میں تحقیق حاصل کی ۔ انہوں نے جامعہ' ازھر جا کر سید جمال الدین سے استفادہ کیا اور ان کے خیالات و عقائد سے فائدہ اٹھایا اور اپنے اندر نظریاتی و اصلاحی سوجھ بوجھ پیدا کی' ان کی اور محمد عبدہ' کی تحریروں کو غور سے پڑھا اور اس سے متاثر ہوئے (۱) ۔

یہ ھی وہ اثر تھا کہ وہ خود بیان کرتے ھیں کہ میں شام میں طالب علم تھا جب مجھے العروۃ الوثقی نظر آیا ایک استاد نے اس پرچہ کی بہت تعریف کی اور اسی وقت ان کا تاثر اور اصلاح سے ان کا تعلق بہت پختہ اور گہرا ہوگیا اور دوسری جانب العروۃ الوثقی ان کا سب سے محبوب رسالہ بن گیا جس کو وہ شروع سے آخر تک پڑھتے تھے اور اس کی فصاحت اپنے اسلوب میں سموتے تھے اس کا اعتراف انہوں نے خود کیا ھے (۲) ۔

فکری نقطہ' نظر سے یہ تاثر ان کا بڑھتا رہا اور وہ سمجھے کہ مسلمانوں کے لئے ضروری ھے کہ وہ عزت و آزادی اسلام کے سایہ میں حاصل کریں اور زندگی میں ایک ترقی یافتہ تمدن کی ترجمانی کریں ۔

مغربی بحیثیت صحافی کے بہت مشہور ہوئے انہوں نے کئی پرچے جاری کئے اور ان کا مستقل خیال تھا کہ اس دور میں امت کی اصلاح کا سب سے بہترین ذریعہ صحافت ھے تاکہ اپنی بات دوسروں تک پہنچائی جاسکے۔ مغربی نے جس طرح کہ دوسرے مصلحین نے کوشش کی یہ چاھا کہ ازھر کی اصلاح کریں، چنانچہ مشہور پرچہ "المؤید" میں کئی مضامین ازھر کی اصلاح پر

(۱) ملاحظہ ہو کتاب جمال الدین افغانی ذکریات و احادیث تالیف عبدالقادر مغربی ص ۳۳، ۳۴ ۔

(۲) سید جمال الدین افغانی ص ۱۶' ۱۷ ۔

لکھی اور علماء پر سخت تنقیدیں کیں کہ وہ خانقاہیت میں پڑے ہوئے ہیں ۔ اور جمود میں پھنسے ہیں اس کے لئے بہت ضروری ہے کہ وہ جمود سے نکلیں، نئی راہ اختیار کریں تاکہ علماء کی اصلاح سے امت کی اصلاح ہو سکے (۱)۔

اصلاحات کے سلسلہ میں ان کی مشہور کتاب " الاخلاق و الواجبات" ہے، اس میں انہوں نے بڑی دقت نظر سے کام لیا ہے اور انسانی واجبات کی چار قسمیں کی ہیں۔ شخصی واجبات جیسے انسان کی صحت طہارت پیشہ اور ساتھ ساتھ صفات ذاتی کا سنوارنا از قسم شجاعت صبر عقل اور صدق وغیرہ ۔ دوسری قسم وہ ہے جس میں انہوں نے خانگی زندگی کے واجبات بیان کئے ہیں اور دین میں اہل و عیال کے بارے میں اور یتیموں وغیرہ کے سلسلہ میں جو احکامات وارد ہوئے ان کو تفصیل سے بیان کیا ہے ۔ تیسری قسم میں اجتماعی اخلاق و واجبات کی تلقین کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ اجتماعی زندگی میں تعاون عدل امانت اور رحمت وغیرہ کو کیا عظمت حاصل ہے ان امور کو انہوں نے بڑے موثر انداز میں بیان کیا ہے، چوتھی قسم اخلاق و واجبات کی، مغربی نے تمدنی اور سیاسی مسائل کو قرار دیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ ایک مسلمان کا ان سب معاملات میں کیا رویہ ہونا چاہئے اس کا سلوک اہل وطن کے ساتھ کیا ہونا چاہئے ، اور حکومت سے کس طرح اسے پیش آنا چاہئیے اور اطاعت حکام اور ان کی خیر خواہی کس حد تک کرنی چاہئے اور اس کا کیا مقصد ہے ؟ آخر میں یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ انہوں نے ان سارے مسائل پر اسلامی نقطہ نظر سے روشنی ڈالی ہے ۔ ان کی ایک دوسری کتاب جو اصلاحی نقطہ نظر سے بڑی اہم ہے، وہ ہے " کتاب البنات " اس میں ان کے بہت سے فکری مضامین شامل ہیں جیسے اسلامی اصلاح کی ذمہ داریاں، زندگی کے خانگی مسائل، اسلام میں طلاق کی حیثیت وغیرہ ۔ بدعت کے خلاف بھی انہوں نے بہت سے مضامین لکھے ہیں، ایک بہت اچھا موضوع انہوں نے اشتراکیت کا اس کتاب میں چھیڑا ہے اور اس نظریہ کو موضوع بحث بنایا ہے کہ اشتراکیت کی اصل دوا اور اس سے بچنے کی ڈھال زکوۃ ہے اور چوں کہ مسلمانوں میں زکوۃ وغیرہ کے طرز

(۱) محاضرات ص ۳۳، ۳۴ ۔

کے مالی احکامات غیر منظم ھیں ۔ اس لئے ھوسکتا ہے کہ مسلمانوں میں اشتراکیت رواج پاجائے، اگر وہ ان شرعی احکامات پر عمل کریں ۔ اور زکوۃ کے نظام کو عملی جامہ پہنادیں تو ان سے اشتراکیت کا خطرہ دور ھوجائے ، اس کے لئے انہوں نے تین شرطیں قرار دیں، وہ کہتے ھیں کہ افراد میں اتنا احساس پیدا کیا جائے کہ وہ تقویٰ کی بنا پر زکواۃ نکالیں، اگرچہ کوئی محاسب نہ ھو ، اس لئے کہ زکواۃ کا فریضہ امت لے چھوڑ دیا ہے ، چند اھل دین ایسے ادا کرتے ھیں، دوسری بات یہ ہے کہ یہ قلیل رقم بھی فقہاء کی رائے کے مطابق تقسیم ھوتی ہے، جس سے امت کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا ہے ۔ تیسری بات یہ ہے کہ مصارف زکواۃ کے بارے میں مستحقین خلط ملط ھوگئے ھیں، اس لئے مغربی نے یہ تجویز رکھی ہے کہ اھل دین و امالت ہر اسلامی شہر میں ایک کمیٹی بنالیں اور پھر مال داروں سے زکواۃ لے کر یہ طے کرایں کہ کون کون مستحقین ھیں اور فقراء کی اولاد کی تعلیم اور انہیں اتنا مال دینا جس سے کوئی تجارت یا پیشہ اختیار کرسکیں، اس کو بھی ضروری قرار دیا جائے، اور مریضوں میں بھی یہ روپیہ خرچ کیا جائے ، یہ علاج ہے اشتراکیت کا مغربی کی رائے میں (۳) ۔ مغربی خود کہتے ھیں کہ اس طرح اشتراکیت کی روح اسلام کی روح سے موافق ھوجائے گی ۔ اور اسلامی نظام زکواۃ سے مرض اشتراکیت کا علاج ھوجائے گا ۔ لیکن اگر اشتراکیت کا مطلب کچھ اور ھو تو اس کے لئے دوسری دوا تلاش کرنی چاھئے لیکن اس کی کوئی دوا موجود نہیں (۴) ۔

ان کا تیسرا اصلاحی کارنامہ قرآن مجید کی بعض سورتوں کی تفسیر ہے جس میں انہوں نے شیخ محمد عبدہ' کا طرز اختیار کیا ہے اور مسلمانوں کو غفلت سے چوکانے کی سعی کی ہے' انہوں نے جمہور علماء کی مخالفت کی ہے ' اور ان لوگوں کی رائے کو بھی صحیح نہیں سمجھا جو یہ سمجھتے ھیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جنت اور اس کے اسباب کا جو ذکر کیا ہے وہ اس کی قدرت میں داخل ہے، انسان کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ کسی قرآنی مسئلہ میں تاویل

(۳) محاضرات ص ۶۸-۶۹ ۔ (۴) البینات تالیف عبدالقادر مغربی جلد دوئم ص ۱۹۵، ۲۰۰ ۔

یا عقل کو دخل دے، دوسرا گروہ وہ ہے جو تصوف کی وجہ سے عشق الہی میں یقین رکھتا ہے، جو تمام چیزوں کی تاویل لغت کے معنی سے ہٹ کر کرتا ہے اور مکاشفات وغیرہ میں یقین رکھتا ہے، مغربی صاف الفاظ میں کہتے ہیں کہ دونوں فریق صحیح نہیں' اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید بندوں کی اصلاح کے لئے نازل فرمایا ہے اور ہم سے مطالبہ کیا ہے کہ ہم اس کے معنی سمجھیں اور ان پر عمل کریں۔ قرآن مجید فاسد دعووں کو باطل کرتا ہے اور ان سب باتوں کو ایک ادبی ذوق کے ذریعہ سے دل میں اتارتا ہے - لہذا قرآن مجید کی فہم کے لئے لغت اور زبان کا حصول ضروری ہے (٥) -

انہوں نے حضور ص کی سیرت بھی ایک نئے انداز سے لکھی ہے اور اس کے مقدمہ میں اس کتاب کے دو مقاصد بتائے ہیں' ایک تو یہ کہ اس سے مسلمانوں کو تقویت ایمان حاصل ہوگی - اور دین پر اعتماد بڑھے گا اور دوسرا مقصد یہ بتایا ہے کہ ہم کو نبی ص کے اعمال و اخلاق اور صحابہ کے کارناموں پر غور کرکے آج کی زندگی میں دینی اصلاح کی راہ تلاش کرنی ہے (٦) -

عبدالقادر مغربی اجتہاد کے مسئلہ پر بھی کام کرتے رہے اور اپنی علمیت سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتے رہے وہ خاندانی طور پر فقیہ تھے، مغربی خود کہتے ہیں کہ اہل جامدین میں سے وہ ہیں جو گذشتہ روشن دماغ فقہاء کی اندھی تقلید کرتے ہیں اور محض نصوص نقل کرتے ہیں، اور گذشتہ فقہاء کے اقوال تک محدود رہتے ہیں' وہ کہتے ہیں کہ انسان کی آزاد عقل، آزاد فیصلہ اور آزاد زندگی میں یہ کتنی غلط بات ہے کہ اسے اندھی تقلید پر مجبور کیا جائے (٧) -

وہ معاملات میں بحث اور مناقشہ کے علمبردار تھے اور تقلید کے بجائے روشن خیالی اور زمانہ کے مطابق اجتہاد کے قائل تھے، وہ کہتے ہیں کہ اگر اہل دین ایک اسلامی اصلاح کی تحریک نہیں چلاتے تو وہ امت اسلامی میں ایک عام انقلاب کو اپنے جمود سے روک نہیں سکتے' اس لئے کہ موجودہ دور

---

(٥) علی ہامش التفسیر ص ١٣-١٥ - بحوالہ محاضرات - (٦) محاضرات ص ٧٦ -
(٧) البینات جلد اول ص ١١ -

میں اصل طاقت اہل سیاست کے ہاتھ میں چلی گئی ہے اور وہ ہر مشکل پر اپنی سیاسی قوت سے قابو پالیتے ہیں، مشکل یہ ہے کہ اہل دین اسلام کے ساتھ اصلاح کا لفظ سن کر بھڑک اٹھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ لغویات ہے ' کیا دین کبھی خراب تھا کہ ہم اس کی اصلاح کے بارے میں فکر کریں حتی کہ بعض علماء یہ سننے کو بھی تیار نہیں کہ مسلمان عملی طور پر آج مسلمان نہیں رہا اس لئے کہ اس نے عمل ترک کردیا ہے لیکن کیا کیا جائے ۔ ہم مجبور ہیں کہ اس حقیقت کو فاش کریں (۸) ۔

مغربی کا خیال ہے کہ اسلامی اصلاح کے لئے سب سے اہم ذمہ داری علماء دین پر عائد ہوتی ہے، وہ کہتے ہیں کہ محض خطبات دینے اورکتابیں لکھ دینے سے امت کی اصلاح نہیں ہوسکتی بلکہ سب سے اہم ذریعہ یہ ہے کہ امت میں تعلیم عام کی جائے، اور ایسے مدارس اسلامیہ پورے عالم اسلام میں عام کردیئے جائیں جو انہیں صحیح اسلامی تربیت عطا کرسکیں، جب مسلمان بچے اس طرح اسلامی تربیت سے فیض یاب ہوں گے تو یقیناً وہ اسلام کی خدمت کر سکیں گے او ترقی کی راہوں پر گامزن ہوسکیں گے (۹) ۔

عبدالقادر مغربی پر بہت نازک وقت اس موقعہ پر آیا جبکہ انہوں نے عورتوں کو شرعی پردہ کی تلقین کی یعنی وہ اس حد تک بے نقاب ہوجائیں جس حد تک شرع کہتی ہے ۔ اور رواجی پردے سے نجات حاصل کریں ' مغربی کہتے ہیں کہ ایک طرف تو شریعت ان برائیوں سے روکتی ہے اور دوسری طرف وہ ان کی آزادی بھی برقرار رکھتی ہے، اس پر ان کے خلاف بڑا شور مچایا گیا لیکن وہ برابر عورتوں کے سلسلہ میں اصلاح کی دعوت دیتے رہے ' ان کا خیال تھا کہ عورتوں کو پوری طرح سے تعلیم حاصل کرنی چاہئے۔ وہ کہتے ہیں کہ عورتوں کو اس طرح رکھا جاتا ہے کہ وہ اپنے گھر کے علاوہ سوائے قبر کے دوسری چیز نہیں دیکھتیں، وہ اس کے بھی قائل ہیں کہ عورت کو مالکانہ حقوق حاصل ہونے چاہئیں اور شوہر کا انہیں ہر معاملہ میں محتاج نہیں رہنا چاہئے ۔ وہ کہتے ہیں کہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ کیا شرع نے عورتوں کو اس طور پر پردے میں مقید کردیا ہے، جس طرح کہ وہ آج مقید ہیں، ان

(۸) ایضاً ص ۱۶۰۲ (۹) ایضاً ص ۲۱۰

کا خیال ہے کہ یہ بات مشکوک ہے' ان کے اس اظہار خیال پر پوری عرب دنیا میں شور مچ گیا اور ان کے خلاف کفر تک کے فتوی دیئے گئے - اسلام نے جو شرعی پردہ رکھا ہے وہ رکھنا ہے وہ اس انداز کا نہیں ہے جیسا کہ آج رائج ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس کا مقصد عورتوں کی عزت کی حفاظت ہے، اسلام نے اس کے لئے کوئی خاص شکل نہیں بتائی ہے' اس کے لئے تین طریقے استعمال کئے جاسکتے ہیں، پہلی بات تو یہ کہ عورت کو اجنبی شخص کے سامنے بن ٹھن کر نہیں آنا چاھئے۔ کبھی کسی غیر مرد کے ساتھ نہیں جانا چاھئے اور نہ دوسرے کے ساتھ سفر کرنا چاھئے اسلام کی خاصیت یہ ہے کہ وہ انسان کےلئے ہر زمانہ میں عمل کی صلاحیت رکھتا ہے' وہ کہتے ہیں کہ موجودہ پردہ شرعی نہیں بلکہ رواجی ہے' عورتوں سے انسانی معاشرے کو فائدہ پہنچنا قدرتی بات ہے' اس لئے ان کو تعلیم و تربیت حاصل ہونی چاھئے (۱۰) -

مغربی کا یہ خیال تھا کہ اسلامی فرقوں کے درمیان اختلاف کو دور کرکے اتحاد پیدا کیا جائے، وہ اجتہاد کی دعوت دیتے ہیں اور صاف الفاظ میں کہتے ہیں کہ اس دور میں اجتہاد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا' وہ کہتے ہیں کہ اسلام کے قریبی عہد میں علماء امت کو بڑی آزادی حاصل تھی' وہ کوفہ اور بصرہ کی مسجدوں میں بیٹھ کر بلا کسی خوف کے اپنے مجتہدانہ خیالات کا اظہار کرتے تھے اور لوگ ان سے متاثر ہوتے تھےاور ان کے اندر بھی غور و فکر کا مادہ پیدا ہوتا تھا (۱۱) -

مغربی کے خیالات ہم کو فکر کی دعوت دیتے ہیں اور انہوں نے جو اصلاحی کوششیں کی ہیں، ان سب میں اسلامی فکر کار فرما ہے، اور اسی کی خاطر انہوں نے یہ سب کیا ہے، ان کے افکار نے جدید طبقہ کو متاثر کیا ہے' لیکن افسوس یہ ہے کہ انہوں نے خود عملی طور پر نہ کوئی تحریک چلائی اور نہ کوئی ایسی درس گاہ قائم کی جو ان کی فکر کا نمونہ بن سکتی -

مذکورہ تمام خیالات پر نظر ڈالنے سےمعلوم ہوتا ہے کہ مغربی نے دور جدید سے تمام پیداشدہ مسائل کو اٹھایا ہے اور ان پر اپنے خیالات کا اسلامی طرز فکر کے ساتھ اظہار کیا ہے، جس سے پڑھنے والے کو روشنی بھی ملتی ہے اور حرارت بھی!! (برھان دھلی - (جون سنہ ۱۹۶۰ع)

(۱۰) محاضرات ص ۵۵ - (۱۱) ایضاً ص ۵۶ -